اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

# مصباح

چندہ سالانہ دو روپے

احمدی خواتین کا مذہبی علمی اور ادبی ماہوار رسالہ

جو قادیان دارالامان سے ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

بابت ماہ سنہ ۱۳۶۰ مطابق اکتوبر ۱۹۴۱ء

ماہ اخاء سنہ ۱۳۲۰ ہش

ایڈیٹر

جلد ۱۵ — محمد یعقوب مولوی فاضل — نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کاغذ کی گرانی اور بقایاداران مصباح کی عدم توجہ

جنگ جوں جوں طول پکڑ رہی اور وسعت اختیار کر رہی ہے۔ اخبارات کے لئے کاغذ حاصل کرنے میں مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں۔ اوّل اوّل تو صرف اخباری کاغذ کی گرانی کا سوال درپیش تھا۔ لیکن اب نہ صرف کاغذ چار گنا سے بھی زیادہ گراں ہو چکا ہے۔ بلکہ نایاب ہے۔ مارکیٹ میں اخباری کاغذ بالکل ختم ہے۔ اور جس تاجر کے پاس تھوڑا بہت موجود ہے۔ وہ اُسے فروخت نہیں کرتا۔ اور دیسی کاغذ کی قیمت تو بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ ان حالات میں بہت سے اخبارات اس وقت بالکل جانکنی کی حالت میں سے گذر رہے ہیں۔ چنانچہ جہاں لاہور کے مسلمان اخبارات اپنی زندگی کو خطرہ میں محسوس کر کے ان مشکلات کے خلاف متفقہ طور پر صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ وہاں ہندو اخبارات جو ۳۰ اور ۳۲ صفحات پر شائع ہوتے تھے۔ اپنا حجم کم کرتے کرتے ۱۲ اور ۱۴ صفحے کر چکے ہیں۔ حالانکہ ہندو اخبارات وہ ہیں جو اپنے پاس بہت بڑا سرمایہ رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان اخبارات کو اشتہارات کی بہت بڑی آمدنی ہے۔ پھر ان کی اشاعت کے حلقے بہت وسیع ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مصباح کے متعلق نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود پے در پے اپیلوں اور درخواستوں کے اس وقت تک نہ صرف اس کے خریداروں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ بقایاداروں کی کثرت کی وجہ سے سخت مالی مشکلات پیدا ہو رہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ مصباح کے لئے اس وقت زندگی کا ایک ایک دن گذارنا کٹھن ہو رہا ہے۔

ہم نے اپنی ان مشکلات کو پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مخلص خواتین سے بارہا گزارش کی ہے۔ کہ وہ اخبار کی خریداری بڑھا کر اس نازک موقع پر امداد کریں۔ لیکن افسوس کہ مشکلات کے مقابلہ میں امداد بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ اور حالات چونکہ روز بروز نازک سے نازک تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے پھر پُرزور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ خواتین موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے دستِ تعاون بڑھائیں۔ اور مصباح کی اشاعت بڑھانے اور اپنا اپنا بقایا ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ ورنہ پیش آمدہ حالات ایسے ہیں۔ کہ زیادہ دیر تک ان کا مقابلہ کرنا مصباح کے لئے ناممکن ہے۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خواتین کیلئے دینی تعلیم کا حصول نہایت ضروری ہے

جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتی ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں نور ایمان کے ساتھ دینی تعلیم کے حصول کا ایک ایسا جذبہ پایا جاتا تھا۔ کہ جس نے نہ صرف ان کی کایا پلٹ دی۔ بلکہ تمام علوم کا انہیں بانی بنا دیا۔ دینی تعلیم کے حصول کیلئے صحابہ کرامؓ نے بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں۔ دور دراز کے سفر کئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عین جوانی کی حالت میں اسلام قبول کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے بکھرنے والے موتیوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنے کے جوش میں تمام جذبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی تمام عمر آپؐ کے آستانہ پر گذار دی۔ سایہ کی طرح وہ ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے۔ حتیٰ کہ کئی کئی فاقے گذر جاتے مگر اس خیال سے مسجد میں ہی پڑے رہتے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ میں کھانے کی فکر میں باہر جاؤں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے آئیں اور میں آپؐ کی باتیں سننے سے محروم رہ جاؤں۔ شدت فاقہ کی وجہ سے کئی بار غش کھا کر گر جاتے۔ اور لوگ خیال کرتے کہ آپؓ کو مرگی کا دورہ ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور صحبت قدسی نے نہ صرف صحابہ کرامؓ میں ہی یہ جوش بھر دیا تھا۔ بلکہ عورتوں نے بھی بڑی محنت و مشقت سے دینی علوم سیکھے۔ اور علمی میدان میں نہایت بلند مقام حاصل کیا۔ حضرت ربیعہؓ باوجود عورت ہونے کے ایسی عالمہ تھیں کہ بڑے بڑے جید عالم مثلاً حضرت ابن عباسؓ اور امام زین العابدین الکرنان سے مسائلِ اسلامی دریافت کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کلِّ مُسلمٍ و مُسلمۃٍ۔ کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اس علم میں بیشک دنیوی علوم بھی شامل ہوں۔ مگر دینی علوم چونکہ بقیہ تمام علوم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس لئے گو اور علوم بھی حاصل کئے جائیں۔ مگر دینی علم کا حصول انسان کا پہلا اور اہم فرض ہے۔

احمدیت چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اسکے ارادے بلند اور اس کے اصول بہترین ہیں۔ اور اس کی غرض دنیا میں ایک بالکل نئی عمارت قائم کرنا ہے۔ ایسی عمارت جو کہ پہلی تمام عمارتوں کو بنیادوں سے اکھیڑ کر بنائی جائے گی۔ بالفاظ دیگر دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "ہم نیا نظام۔ نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں"۔ اس لئے ضروری ہے کہ احمدی لڑکیاں علم دین سے واقف ہوں۔ دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ کیونکہ دنیا کا انتظام "مرد و عورت" کے ذریعہ سے ہی کمال تک پہنچتا ہے۔ یعنی مرد و عورت ایک گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ اس لئے جہاں احمدی مردوں کا فرض ہے کہ وہ علم دین سے بہرہ ور ہوں۔ وہاں احمدی عورتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ دینی علوم سیکھیں۔

موجودہ زمانہ میں تو احمدی لڑکیوں کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنا بہت آسان اور سہل ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نصرت گرلز ہائی سکول میں دینیات کلاسز کا اجرا فرما چکے ہیں۔ جس کے چار درجے ہیں۔ جن میں قرآن شریف با ترجمہ و تفسیر پڑھایا جاتا ہے۔ احادیث میں سے عمدۃ الاحکام۔ بلوغ المرام۔ اور تجرید بخاری پڑھائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں سے ۳۰ کتابیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف کردہ ہیں۔ پڑھائی جاتی ہیں۔ بعض عربی کتب بھی ہیں۔ انگریزی بولنی بھی سکھائی جاتی ہے۔ اور دینیات کی طالبات کو تقریروں کی بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ میرے خیال میں احمدی لڑکیوں کے لئے دینی تعلیم کے حصول کا یہ نہایت زریں موقعہ ہے۔ جس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

دینی علوم کے علاوہ باقی علوم محض قشر ہیں۔ اصلی اور اعلیٰ علم صرف علم دین ہے جیسا کہ بانیٔ احمدیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

گر بعلم خشک کار دیں بدے
ہر لئیمے راز دار دیں بدے

یعنی اگر ظاہری علم پر ہی دینی کاموں کا دار و مدار ہوتا تو ہر کمینہ اور بد اخلاق انسان دین کا راز دار بن جاتا۔

پس احمدی والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء مبارک کو پورا کرتے ہوئے اپنی بچیوں کو دینی تعلیم دلائیں۔ اور ان کو دینیات کلاسز میں داخل کرائیں۔

(امۃ اللہ دینیات کلاسز درجہ رابعہ)

# توحید حقیقی کے متعلق
## اسلامی نقطۂ نگاہ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ جن میں سے پہلی کلمہ شہادت ہے۔ اسے سب سے پہلے کیوں رکھا گیا۔ اس لئے کہ جب تک انسان کے اعتقادات درست نہ ہوں۔ اس وقت تک اعمال اگرچہ بظاہر وہ کتنے ہی خوشنما کیوں نہ ہوں۔ ان کے نتائج حسنہ مرتب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر اعتقاد درست ہوں اور اس کے ساتھ اعمال بھی درست ہوں۔ تو دونوں چیزوں کی درستی سے نتائج نہایت اعلیٰ اور جلد جلد ظاہر ہوتے ہیں۔ پس اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے۔ ان میں سے سب سے پہلے اس کو رکھا جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتقاد اور علم سے تعلق رکھتی ہے۔ توحید کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ عام طور پر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے سے انسان مسلمان ہو جاتا اور بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اگر صدق دل کے ساتھ مخلّی بالطبع ہو کر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کی طرف توجہ کی جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اگرچہ بظاہر یہ چند الفاظ پر مشتمل ایک فقرہ ہے۔ جو آسانی سے انسان منہ سے نکال لیتا ہے۔ مگر اس کے اندر معانی کا ایک دریا پوشیدہ ہے۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تمام اسلامی اعتقادات کا خلاصہ اور لب لباب اس کے اندر ہے۔ اسی کو مدِ نظر رکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

اب میں اختصار کے ساتھ آپ بہنوں کے سامنے اسکے معنے بیان کرتی ہوں عربی زبان میں اِلٰہ کے معنے مطلوب۔ محبوب۔ مقصود۔ اور متصرف کے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کلمہ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ کوئی محبوب اور مطلوب سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔ اب ایک طرف ان معنوں کو رکھا جائے اور دوسری طرف انسان غور سے دیکھے کہ آیا اس نے کئی چیزوں کو اپنا مقصود محبوب اور مطلوب بنایا ہوا ہے یا نہیں۔ اس طرح پر کہ ان چیزوں کی محبت اور توجہ کی وجہ سے خدا کی طرف جو اصل توجہ کرنی چاہیئے وہ بہت کم ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر غور کیا جائے تو سینکڑوں لوگ ایسے دکھائی دینگے۔ جن کے دلوں میں مال کی۔ اولاد کی۔ بیوی بچوں کی۔ اور دنیوی چیزوں کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی محبت کم ہوتی ہے۔ گویا وہ محبت جو خدا سے کرنی چاہیئے تھی۔ ان چیزوں سے کی جاتی ہے اور اس طرح انہیں بُت بنالیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی بُت پرستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

ہر چہ غیر خدا بخاطر تُست
آں بُتِ تُست اے بایماں سُست

کہ ہر وہ چیز جو خدا کی بجائے تیرے دل میں ہے۔ اے انسان وہ تیرا بُت ہے۔ اے ایمان میں کمزور انسان تو ان مخفی بتوں سے ہر وقت ڈرتا رہ اور ان سے اپنے دامن کو پاک رکھ۔ پس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہ معنے ہوئے کہ انسان ہر وقت اور ہر لمحہ اپنے دل کے گوشہ گوشہ کی طرف نظر امتحان ڈالتا رہے کہ کہیں وہ محبت جو خدا سے پیدا کرنی چاہیئے تھی کسی اور سے تو نہیں پیدا ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی انسان یہ یقین رکھے کہ یہ سب برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کی ہیں۔ اور انہی کے وجود باجود کے ذریعہ انسان نے توحید کی حقیقت کو سمجھا ہے۔

(مسعودہ اختر درجہ ثانیہ)

## ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں ۱۱ ستمبر کو تیسری بہن عطا فرمائی ہے جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ الباسط تجویز فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسے نیک اور خادم دین بنائے۔ (امۃ اللہ بنت مولوی ابو العطاء صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسئلۂ پردہ
## قرآنی تعلیم کی روشنی میں

پردہ کے متعلق مذہبی نقطۂ نگاہ سے کئی سیر کن بحثیں ہو چکی ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود اس قدر بحثوں کے پردہ کی صحیح پابندی کی طرف سے بالعموم لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ شارع عام میں چلتے ہوئے۔ اور ٹرین میں سفر کرتے ہوئے بے پردگی سے چلنا کوئی معیوب امر نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے وقت میں ٹوکنے پر تھوڑی دیر کے لئے تو پردہ کر لیا جاتا ہے لیکن پھر وہی بے احتیاطی دیکھی جاتی ہے۔ ایسے واقعات بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ مگر افسوس مسلمان خواتین اپنے مذہبی احکام کی خلاف ورزی کرتی ہوئی کچھ بھی تو خیال نہیں کرتیں۔ ایک ایسی ہی آزاد خیال مسلمان خاتون سے ملاقات کا حال درج ذیل کرتی ہوں۔ میں نے جب دیکھا کہ وہ پردہ کی شرائط کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھ رہی۔ تو اسے کہا کہ بہن یہ بے پردگی کیسی؟ مسلمان کہلاتے ہوئے اسلامی احکام کی خلاف ورزی سے آپ کو دکھ محسوس نہیں ہوتا؟

وہ نہایت متانت سے بولی۔ کہ بہن بات یہ ہے کہ منہ ڈھانکنے سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ دم گھٹ جاتا ہے۔ برقعہ اتار بھی نہیں سکتی۔ کیونکہ میاں کی اجازت نہیں۔ اور بالکل بند بھی نہیں ہوا جاتا۔

میں نے کہا۔ دم گھٹنے کا صرف خیال ہی خیال ہے اگر آپ عادت ڈال لیں تو کوئی مشکل امر نہیں۔ اس طرح پردہ کو بدنام کرنے سے کیا حاصل؟ اگر آپ اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا کہتی ہیں تو آپ کی تعلیم پر کاربند ہونا بھی تو لازمی امر ہے قرآن کریم کی سورۂ نور میں پردہ کے متعلق احکام آپ کی نگاہ سے ضرور گذرے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ الخ یعنی مسلمان عورتوں کو کہدے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیں۔

وہ۔ یہ تو صحیح ہے۔ لیکن پردہ کی پابندی سے ہم ترقی نہیں کر سکتیں۔ پردہ کی پابندی کرنے والی اقوام تنزل میں گرتی جا رہی ہیں۔ آج مسلمان اسی لئے تنزل میں گرے ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنی مستورات کو پوری آزادی نہیں دی۔

میں۔ آپ کا یہ خیال درست نہیں۔ گذشتہ زمانہ میں مسلمان حیرت انگیز ترقی کر چکے ہیں۔ مگر اس وقت بھی عورتیں پردہ کرتی تھیں۔ اور پردہ کے ساتھ ہی تمام خدمات سرانجام دیتی تھیں۔ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس وقت عورتوں نے پردہ ترک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردیا تھا۔

وُہ۔ اس زمانہ میں چادریں اوڑھی جاتی تھیں۔ اور اُن کے ہاتھ اور چہرے کھلے رہتے تھے۔ اس لئے میرے نزدیک چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھنا کوئی معیوب امر نہیں۔

مَیں۔ آپ کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ اُس زمانہ میں چادروں کو ٹھیک رکھنے کے لئے ہاتھ باہر نکال کر چادر کو پکڑے رکھنا پڑتا تھا۔ اور راستہ دیکھنے کے لئے چہرے کا کچھ حصہ یعنی صرف آنکھ اور ناک کھلا رکھنا پڑتا تھا۔ مگر آج جبکہ ہماری سہولت کے لئے پردہ دار برقعے رائج ہو گئے ہیں۔ ان کو ٹھیک رکھنے کے لئے ہاتھ باہر نکالنے یا راستہ دیکھنے کے لئے چہرہ کھلا چھوڑنے کی ضرورت پیش نہیں آسکتی۔ پھر کیوں بلاوجہ ایسا کیا جائے۔ اسلام نے زینت چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اور چہرہ بھی زینت میں شامل ہے۔

اس پر وُہ کہنے لگی۔ ہاں بہن صحیح بات تو یہی ہے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ زمانہ کی رَو اس کے خلاف ہے۔ اتنے میں میری منزل مقصود آگئی اور اُس کی بات کا جواب دیئے بغیر مَیں اُٹھ کھڑی ہُوئی۔ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور کہنے لگی۔ مَیں آپکی باتوں سے بہت محظوظ ہوئی ہوں مجھے اپنا ایڈریس دیدیں۔ مَیں آپ سے خط وکتابت کرنا چاہتی ہوں۔ مَیں نے جلدی سے ایڈریس بتلایا اور اُتر پڑی۔

(امۃ السلام قادیان)

# اُمّتِ محمدیہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات

(۱)

(۱) حضرت اسامہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے کہلا بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کی حالت میں ہے۔ آپ ہمارے گھر تشریف لاویں۔ آپؐ نے اس آدمی کو کہا۔ جاؤ لڑکی کو میرا سلام کہو۔ اور کہنا کہ جو اللہ نے دیا۔ اور جو اللہ نے لیا۔ وہ سب اللہ ہی کا مال ہے۔ اور اللہ کے علم میں سب کی موت کا وقت مقرر ہے۔ لڑکی کو چاہیئے کہ صبر کرے۔ اور صبر کو ثواب سمجھے۔ اس پر پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آدمی بھیجا۔ کہ خدا کے واسطے حضورؐ ضرور تشریف لاویں۔ حضرتؐ کھڑے ہو گئے۔ اور آپؐ کے ہمراہ سعد بن عبادہؓ اور چند دوسرے صحابی تھے۔ جب وہاں پہنچے۔ تو بچہ آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اپنی گود میں لیا۔ بچہ نزع کی حالت میں تھا۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے سعدؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ یہ رونا کیسا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ رحمت ہے۔ جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ اور اللہ بھی انہی پر رحم کرتا ہے۔ جو بندوں کے حق میں رحیم ہوتے ہیں۔

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مصیبت اور تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے خبردار کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر بہت ہی تنگ ہو۔ تو یُوں کہہ سکتا ہے کہ اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے۔ اور مجھے وفات دے۔ جبکہ وفات میرے لئے بہتر ہو ۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ غیرت مند ہے۔ اور اس کی غیرت یہ ہے۔ کہ وہ نہیں چاہتا۔ اس کا کوئی بندہ اس کے حرام کئے ہوئے کاموں کا مرتکب ہو ۔

(۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کے ساتھ تین چیزیں قبر تک جاتی ہیں۔ اس کا مال۔ اس کے رشتہ دار۔ اور اس کے اعمال۔ پھر مال اور رشتہ دار تو واپس آجاتے ہیں۔ مگر اعمال ساتھ جاتے ہیں ۔

(۵) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذرؓ کسی نیک کام کو بھی حقیر اور معمولی سمجھ کر نہ چھوڑنا مثلاً یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملے ۔

(۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ تین تین ماہ ہم پر ایسے گذرتے تھے کہ ہمارے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کسی نے کہا کہ گذارہ کس طرح ہوتا تھا۔ انہوں نے فرمایا۔ کبھی کھجوریں کھالیں اور پانی پی لیا۔ ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسایہ انصاری تھے۔ وہ کبھی کبھی بکریوں کا دودھ بھیج دیا کرتے تھے۔ وہ دودھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پلادیا کرتے تھے ۔

(۷) حضرت ابوجانہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آپؐ کے صحابہ نے دُنیا کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ سُن رکھو۔ پھر سُن رکھو۔ کہ سادگی میں زندگی بسر کرنا۔ یہ بھی ایمانداری میں داخل ہے ۔

(امتہ الحفیظ۔ مبارکہ بنت شیخ مختار نبی صاحب)

:(۳):

(۱) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس نہ تو اس پر ظلم کرے۔ اور نہ کسی ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑے۔ اور جو کسی دوسرے بھائی کی گھبراہٹ دُور کرے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی گھبراہٹ دُور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی بھائی کی پردہ پوشی کرے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا ۔

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دُوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو اس کی خیانت کرے۔ نہ اس کے آگے جھوٹ بولے۔ نہ اسکو بے مدد چھوڑے۔ اور ہر مسلمان کا خُون عزت و مال دُوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان پر حرام ہے۔ لوگو تقویٰ تو دل کا کام ہے۔ یاد رکھو۔ کہ انسان کے لئے یہی بڑی بدی ہے کہ وہ دوسرے بھائی سے حقارت سے پیش آوے +

(۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے +

(۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو۔ آپس میں حسد نہ کیا کرو۔ اور آپس میں بغض نہ رکھو۔ اور نہ ایکدوسرے سے قطع تعلق کرو۔ اور آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ +

(۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدد کر اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو میں مدد کرونگا۔ مگر ظالم کی کس طرح مدد کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کو ظلم سے روک۔ یہی اس کی مدد ہے +

(۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری میں رہتا ہے۔ اس کو وہی درجہ ملے گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور ساری ساری رات تہجد پڑھنے والے اور ساری عمر روزہ رکھنے والے کو +

(۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت بری دعوت وہ ہے کہ جو اس کے مستحق نہیں وہ تو بلائے جائیں اور جو مستحق نہ ہوں وہ بلائے جائیں +

(۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بیٹیوں کی بھی پرورش کی۔ میں اور وہ قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ عرب کے لوگ بجائے پرورش کے لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے +

(۹) حضرت ابوشریحؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہ کہ میں لوگوں کو بتا چکا ہوں۔ اور اچھی طرح ڈرا چکا ہوں کہ دو کمزور یعنی یتیم اور عورت کے حقوق کو ضائع کرنا سخت گناہ ہے +

(۱۰) حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو فرمایا۔ کہ میری خوشنودی چاہتے ہو۔ تو غرباء کی خبر گیری کرو پھر فرمایا۔ کہ تم لوگ اللہ کی مدد کے تبھی مستحق ہو سکتے ہو۔ جبکہ تم غرباء کی خبر گیری کرو +

(۱۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد کو نہ چاہیئے کہ بیوی کا کوئی نقص دیکھکر اس سے نفرت کرنے لگے۔ بلکہ یوں دیکھے کہ اگر اس میں یہ نقص ہے تو کوئی نہ کوئی خوبی بھی ہے۔ پس اس خوبی کو مدنظر رکھے اور دل میں نفرت نہ بٹھائے +

(۱۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان میں سب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل وہ ہوتا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بیوی کے حق میں بہتر ہو۔

(۱۳) حضرت عبداللہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دُنیا کا سب سامان عارضی اور فانی ہے۔ مگر اس عارضی اور فانی سامان میں سب سے بہتر سامان نیک بیوی ہے۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں غیر اللہ کیلئے سجدہ کو جائز سمجھتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے

(۱۵) حضرت ابوذر رضی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر جب تُو سالن پکائے تو ذرا شوربا زیادہ کیا کر۔ اور جو ہمسائے امداد کے قابل ہوں۔ اُنکے ہاں مناسب حصہ بھیجدیا کر۔

(خاتون بیگم اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب صدیقی)

# سید والا میں جلسہ

۲۶ اکتوبر لجنہ اماءاللہ سید والا کا ماہوار جلسہ زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ امیر جماعت احمدیہ سید والا کے مکان پر بعد نماز ظہر ہوا۔ جس میں پندرہ ۱۵ عورتیں شامل ہوئیں (۱۰ احمدی ۵ غیر احمدی) خاکسارہ نے تلاوت قرآن شریف با ترجمہ کی۔ مریم بیگم صاحبہ نے "مصباح" سے روزوں کے متعلق مضمون پڑھکر سُنایا۔ پھر چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے روزوں کا فلسفہ اور برکات اخبار فاروق سے سُنائیں اور چند ایک ضروری نصیحتیں کیں۔

(اُم اسمٰعیل سیکرٹری لجنہ سید والا)

# روزوں کے متعلق

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

(۱) حضرت انس رضی روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل ہے۔ اس کی رات ہزار رات سے بہتر ہے۔ اور جو کوئی محروم رہا۔ وہ بے نصیب ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی روایت کرتے ہیں کہ حبیبِ خُدا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن کریم شفاعت کریں گے۔ روزہ کہیگا کہ یا اللہ میں نے اس کو دن کے وقت کھانے پینے اور رغبت کی چیزوں سے باز رکھا۔ قرآن شریف کہیگا کہ میں نے رات کو نیند سے روکا۔ ان کی شفاعت قبول کی جائیگی۔

(۳) حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ مجھے لیلۃ القدر کو کیا پڑھنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے۔ دوست رکھتا ہے معاف کرنے کو۔ پس معاف کر مجھے درگاہ الٰہی سے۔

(۴) حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اس کا ثواب میں دُونگا۔ میرے جن بندوں نے میرے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانا پینا اور دنیا کی خواہشات کو ترک کیا۔ اور میرے حکم کے مطابق چلے۔ اُن کے لئے دو خوشیاں ہونگی۔ ایک روزہ افطار کرنے کے وقت کی۔ اور دوسرے ربّ العزّت کی ملاقات کے وقت کی۔ روزہ روزہ دار کی ڈھال ہے۔ یہ میرے بندوں کو گناہوں سے بچاتا ہے

(۵) حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ دار کا روزہ افطار کرانا سو گناہوں کی بخشش اور نارِ دوزخ سے آزادی کا موجب ہے خواہ یہ افطاری پانی یا لسی کے ایک گھونٹ یا کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو۔

(۶) حضرت معاذؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزہ کھولتے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ترجمہ) اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا۔ اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

(سیدہ ش۔ الف۔ سیالکوٹی)

## دلچسپ معلومات

(۱) دنیا میں سب سے گہری کان "جولسبرگ" (جنوبی افریقہ) میں پائی جاتی ہے۔ اس کی گہرائی ۸۵۰۰ فٹ ہے۔

(۲) خلیج فارس سب سے کم گہری ہے۔ اسکی اوسط گہرائی صرف ۴۸ فٹ ہے۔

(۳) کلینن ہیرا۔ دنیا میں سب سے بڑا ہیرا ہے یہ ہیرا سنہ ۱۹۰۷ء میں ٹرانسوال گورنمنٹ نے ایڈورڈ ہفتم کو پیش کیا تھا۔

(۴) دنیا میں سب سے زیادہ بلندی پر رہائش کرنیوالے پانچ آدمی ہیں۔ جو درہ "ڈانکیالہ" ۱۹۵۰۰ فٹ پر رہتے ہیں۔ اور اُس سڑک کی حفاظت کرتے ہیں جو ہندوستان سے تبت کو جاتی ہے۔

(س۔ الف۔ سیالکوٹی)

# اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپؓ کا نام عائشہ صدیقہ اور کنیت اُمّ عبداللہ ہے آپؓ حضرت خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔

آپؓ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ہوا۔ اور تین سال کے بعد سنہ ۱ ہجری میں آپؓ کا رخصتانہ ہوا۔ جبکہ آپؓ کی عمر نو (۹) سال کی تھی۔ آپؓ عین عالم شباب یعنی اٹھارھویں (۱۸) سال میں بیوہ ہوئیں۔ اور چونکہ مرتبہ نبوت کے احترام کے لئے امہات المومنین کے لئے دوسری شادی ممنوع فرمادی گئی تھی قریباً ۴۸ سال بیوگی کے عالم میں بسر کئے۔ اور ۶۶ سال کی عمر میں حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپؓ بقیع میں دفن ہوئیں۔

آپؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین بیوی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب امہات المومنین کے دس ہزار درہم ماہوار مقرر فرمائے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ اور اسکی وجہ یہ بیان فرمائی۔ کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیحد عزیز تھیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دریافت کیا۔ کہ حضور سب سے زیادہ کس کیساتھ محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ۔ انہوں نے پوچھا۔ مردوں میں۔ آپ نے فرمایا عائشہ کا باپ۔ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ بھی آپ سے بہت زیادہ محبت رکھتی تھیں۔ اور آپ کی ذراسی جدائی بھی آپؓ کو حد سے زیادہ ناگوار تھی۔ ایک دفعہ رات کے وقت اتفاقاً آپکی آنکھ کھل گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پاکر بیچین ہو گئیں۔ دل میں خیال آیا کہ شاید آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں ادھر ادھر تلاش کیا تو آپ کو نماز میں مشغول پایا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے دل میں کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں کس خیال میں ہوں اور آپ کس حال میں ہیں۔ آپکے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی نسبت مسلمانوں کو یہ ارشاد فرمایا کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔

آپؓ کی زندگی کا مشہور واقعہ واقعہ افک ہے یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے کا واقعہ جس کے نتیجہ میں خداوند تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں آپکی بریت کے لئے سورۂ نور نازل فرمائی۔ یہ واقعہ غزوہ مریسیع کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی۔ کہ آپ سفر میں ہمیشہ کسی نہ کسی بیوی کو ساتھ رکھتے تھے۔ اس سفر میں حسب معمول جب قرعہ ڈالا گیا۔ تو حضرت عائشہؓ کے نام نکلا۔ حضرت عائشہؓ نے چلتے وقت اپنی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ایک ہار عاریتاً لے لیا تھا۔ واپسی پر لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ قضائے حاجت کے لئے دور چلی گئیں۔ وہاں آپؓ کا ہار کہیں گر گیا آپؓ اس کی تلاش میں مصروف رہیں۔ اور ان کی غیر موجودگی میں چلنے کا سامان ہونے لگا۔ جس اونٹ پر حضرت عائشہؓ سوار تھیں اس کے حمالوں نے سمجھا کہ آپؓ عماری میں ہیں۔ کیونکہ آپؓ بہت دبلی پتلی تھیں۔ اسلئے کوئی پتہ نہ لگ سکا۔ اور سارا لشکر روانہ ہو گیا۔ جب آپؓ واپس آئیں تو کسی کو نہ پایا۔ بہت گھبرائیں۔ اور ایک طرف منہ ڈھانک کر پڑ رہیں۔ اتنے میں صفوانؓ بن معطل صحابی اس طرف سے گذرے۔ آپکو دیکھ کر انہوں نے سمجھا کہ کوئی گٹھڑی ہے۔ زور سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھا۔ حضرت عائشہؓ ان کی آواز سنکر اٹھ بیٹھیں۔ قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ ہیں۔ اونٹ پر سے اتر پڑے اور حضرت عائشہؓ سوار ہو گئیں۔ اور اس طرح یہ مدینہ پہنچیں۔ منافقین ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نت نئی شکایت پہنچائیں۔ انہوں نے یہ فتنہ برپا کیا کہ نعوذ باللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اب پاک دامن نہیں رہیں۔ اور اس ناپاک شورش میں چند کمزور مسلمان بھی شریک ہو گئے۔ مگر یہ بات بالکل افترا تھی اس لئے تحقیق و تدقیق کے بعد جھوٹ ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپؓ کی بریت فرمائی۔ چنانچہ سورۂ نور میں آتا ہے۔ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ۔ مگر ان واقعات کا اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؓ کی صحت پر بہت ناگوار پڑا اور آپؓ سخت طور پر علیل ہوگئیں۔ جن لوگوں کی شرکت اس معاملہ میں تھی۔ اور جنہوں نے بعد میں اپنی غلطی کا اقرار کر لیا تھا اور نادم بھی ہوئے۔ حضرت عائشہؓ نے کبھی بھی ان کو بُرا نہیں کہا۔ حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ (جو دربار نبوت کے شاعر تھے) کی ایک حیثیت سے اس فتنہ میں شمولیت ثابت تھی۔ اگرچہ بعد میں آپؓ اپنے اس گناہ کی وجہ سے عذر خواہ بھی ہوئے۔ اور بطور تلافی مافات حضرت عائشہؓ کی شان میں مدحیہ قصیدہ بھی کہا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بعض عزیز اس وجہ سے ان کو بُرا کہنا چاہتے تھے۔ مگر آپؓ نے ان لوگوں کو اس امر سے بشدت روکا اور فرمایا۔ ان کو بُرا نہ کہو۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شعرائے مشرکین کو جواب دیا کرتے تھے۔

آپؓ بے انتہا فیاض اور سخی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپؓ کو ایک لاکھ درہم بھیجے۔ آپؓ نے اسی وقت سب تقسیم کر دیئے۔ آپؓ اس دن روزے سے تھیں ام ذرہ نے کہا۔ ام المومنین اس رقم سے آپؓ کچھ رکھ لیتیں کہ شام کو افطاری کیلئے سامان آجاتا۔ فرمایا۔ تم نے یاد دلایا ہوتا۔

قرابت مندوں سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنا آپؓ کا شعار تھا۔ جب آپکے بھائی محمد ابن ابوبکرؓ کے بچے یتیم ہو گئے۔ تو خود ان کی پرورش فرمائی۔ آپؓ کو لوگوں کے حفظ مراتب کا بھی بیحد پاس تھا۔ ایک مرتبہ ایک سائل آیا۔ آپؓ نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دیکر رخصت کیا۔ اس کے بعد ایک خوش لباس مسافر آیا۔ آپؓ نے اُسے عزت کے ساتھ کھانا کھلا کر رخصت کیا لوگوں نے اس طرز عمل پر اعتراض کیا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا ہے کہ انزلو الناس منازلھم۔ لوگوں سے ان کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا کرو۔

آپؓ کا علمی فضل و کمال مسلم ہے۔ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ آپؓ سے سوالات پوچھتے اور خاطر خواہ جواب پاتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ آپؓ نے ہی سب سے زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپؓ بیحد صائب الرائے اور مستقیم الفکر واقع ہوئی تھیں اور جہاں آپؓ کا ذہن پہنچتا تھا دوسروں کی رسائی تک نہ ہوتی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے درباریوں سے پوچھا کہ سب سے زیادہ عالم کون ہے۔ انہوں نے کہا آپ۔ انہوں نے فرمایا نہیں سچ سچ کہو۔ انہوں نے کہا تو عائشہؓ اس کا جواب ہے۔

عراق و ایران کے مفتوح ہونے کے بعد جب عرب میں شراب کے نئے نئے ناموں کا رواج ہوا۔ تو لوگوں نے اس کی حلت و حرمت دریافت کی۔ کیونکہ خمر عربی زبان میں صرف انگوری شراب کو کہتے ہیں۔ آپؓ نے اس بات سے بہت سختی سے روکا۔ اور عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اگر تمہارے مشکوں کے پانی سے بھی نشہ ہوتا ہو۔ تو بخدا وہ بھی حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر ہر مسکر چیز کو حرام قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فن حدیث میں درایت کا بڑا رتبہ ہے۔ مگر حقیقتاً حضرت صدیقہ کو اس کا موجد قرار دینا چاہیئے کیونکہ پہلے پہل آپؓ نے ہی اس سے کام لیا جب مُردے پر اُس کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب نازل ہونے کی حدیث آپؓ کے سامنے بیان کی گئی تو آپؓ نے اس کی صداقت سے انکار فرمایا۔ اور قرآن مجید کی یہ آیت بطور دلیل پیش فرمائی۔ کہ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ کوئی نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ سب سے پہلے آپؓ نے ہی اس خوفناک عقیدہ کے خطرہ کا احساس فرمایا۔ جو بد قسمتی سے آخرکار مسلمانوں میں رواج پا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آسکتا۔ آپؓ نے فرمایا۔ تم یہ تو کہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جب آپکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور بالمشافہ گفت گو کرنے کی حدیث بیان کی گئی تو آپؓ نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرما چکا ہے کہ لا تدرکہ الابصار۔ خدا کو کوئی نگاہ نہیں پا سکتی +

آپؓ کورانہ تقلید کی سخت مخالف تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنے کی اجازت تھی۔ چاہیئے تھا کہ حضرت عائشہؓ اس اجازت کو ہمیشہ جائز قرار دیتیں مگر جب آپؓ نے عہد مابعد میں عورتوں کے اخلاقی تنزل کا احساس فرمایا۔ تو آپؓ نے کہا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوتا کہ عورتوں کی حالت کیا ہے تو آپؐ ان کو مسجد میں آنے سے اسی طرح روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا +

غرضیکہ آپؓ کے علمی فیوض و برکات اتنے ہیں۔ کہ اس مختصر مضمون میں ان سب کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ آپؓ کی ذات طبقۂ نسواں کے لئے دلیل ہدایت اور خضرِ راہ ہے۔ آپؓ کی علمی موشگافیاں اور رموز و حقائق آپؓ کو رُوحانی بقائے دوام کے دربار میں ایک ممتاز درجہ عطا کرتے ہیں۔ آپؓ خود اپنی زبان سے اپنی بعض خصوصیات بیان فرماتی ہیں۔ جن میں اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کی شریک نہ تھیں۔ اور میں انہیں پر اس ذکر کو ختم کرتی ہوں فرمایا۔

(۱) بجز میرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عقد میں کوئی بیوی ناکتخدا نہیں آئی (۲) آپؐ کی بیویوں میں سے صرف مجھ کو یہ خصوصی امتیاز ہے کہ میرے ماں باپ دونوں مہاجر ہیں (۳) اللہ تعالےٰ نے میری بریّت کے لئے قرآن مجید میں آیت نازل فرمائی (۴) جبرائیل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا۔ کہ عائشہؓ سے شادی کر لیجئے (۵) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی تو آپؐ کا سر میرے زانو پر تھا۔ (۶) جس رات میری باری تھی اسی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ (۷) میرے حجرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا +

(ریحانہ بنت ظریف لکھنؤ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیر کشمیر

(۳)

## ناسنور

ناسنور عین پہاڑ کے وسط میں آباد ہے۔ ہر طرف باغات دکھائی دیتے ہیں۔ وہاں کے مکانات تین منزلوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سردی بہت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ موسم سرما میں تین چار فٹ تک برف جمی رہتی ہے۔ ناسنور میں تمام احمدی ہی احمدی ہیں اور وہاں کے لوگ اپنی "کاشمیری" زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کی زبان سمجھنے سے قاصر تھے۔ لیکن مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کی اہلیہ صاحبہ جو اُردو زبان سے اچھی خاصی واقف ہیں انہوں نے ہمارا اُن خواتین سے تعارف کرایا۔ وہاں کی خواتین نہایت ملنسار اور خوش اخلاق ہیں۔ باوجود ہم زبان نہ ہونے کے آتیں اور آکر بیٹھی رہتیں اور احمدیت سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیتیں۔ ہم جناب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کے مکان میں مقیم ہوئے تھے جنہوں نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ اور ہر طرح کا سامان مہیا کرنے میں کوشاں رہے۔

گو اس وقت اخروٹوں اور سیبوں کے پکنے کا موسم قریب تھا۔ لیکن یہ پھل کچے بھی بڑے مزیدار ہوتے ہیں۔ اور لوگ کچے اخروٹ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ناسنور کا ہر مقام خوشگوار اور دلچسپ ہے۔ اُونچے ٹیلے۔ اور چاولوں کے سرسبز کھیت بہت خوشنما نظر آتے ہیں۔

## اہرہ بل

اہرہ بل ناسنور سے ۴ میل کے فاصلے پر نہایت دلفریب آبشار ہے۔ جہاں سے پانی زور سے گرتا ہے۔ پاس ہی آرام کرنے کی جگہ ہے۔ ہم لوگ صبح کے وقت گئے۔ اور سارا دن اس دلکش نظارہ سے مسرت اندوز ہوتے رہے۔

## کونسر ناگ

کونسر ناگ چونکہ بہت اونچی جگہ پر واقعہ ہے۔ اور راستہ بھی کٹھن ہے۔ اس لئے ہم تو نہ جا سکے۔ صرف ابا جان گئے۔ کونسر ناگ میں برف کے تودے دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہاں ہی سے دریائے وسنو نکلتا ہے۔ جو کہ شوپیاں سے آٹھ میل کے قریب آبشار کی شکل میں بڑی بلندی سے گرتا ہے۔ اور اہرہ بل کے نام سے مشہور ہے۔

ناسنور میں ہم قریباً ایک مہینہ رہے اور پھر واپس سرینگر آگئے۔ آتے وقت احمدی خواتین ہمیں ایک گاؤں تک پیدل الوداع کہنے کو آئیں۔ اور نہایت محبت بھرے دل کے ساتھ الوداع کہا سرینگر سے جاتے وقت تو ہم لوگ "شوپیاں" سے ناسنور تک پیدل گئے تھے۔ لیکن آتے وقت گھوڑوں پر سفر طے کیا۔ "شوپیاں" سے ناسنور کا فاصلہ ۹ میل ہے۔ آخر ۲۴ ستمبر کو ہم لوگ سرینگر واپس آئے۔ سرینگر میں ہر سال نمائش ہوا کرتی ہے۔ اسی کے مطابق ماہ ستمبر میں وہاں نمائش ہوئی۔ جس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی دستکاری کے نمونے۔ ہر قسم کا لکڑی کا کام۔ پتھر کا کام۔ نہایت قیمتی کپڑے۔ مثلاً ریشمی اور گرم کپڑے جن پر نہایت محنت سے کشیدہ کاری کی گئی تھی وغیرہ موجود تھے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی کھیلیں ہو رہی تھیں۔ اور طرح طرح کے مناظر دکھائے جا رہے تھے۔

## حضرت مسیح ناصری ؑ کی قبر

ہماری زبردست خواہش یہ تھی کہ دوران قیام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مزار دیکھیں لیکن ابا جان کو فرصت نہ ملتی تھی۔ آخر قادیان آنے سے کچھ دن پہلے مزار دیکھنے گئے۔ وہاں پر یہ مزار حضرت یوز آسف پیغمبر کے مزار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مزار لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ عمارت کچی اور بوسیدہ سی ہے اور محلہ خانیار میں واقعہ ہے۔

## جامع مسجد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر دیکھنے کے بعد ہم لوگ جامع مسجد میں گئے جو کہ سری نگر کی عالیشان اور بے نظیر مسجد ہے۔ اس مسجد کے درمیان ایک وسیع صحن ہے۔ اس مسجد کی چھت لکڑی کی ہے جس میں ۳۸۰ ستون ہیں۔ دیواریں سیاہ پتھروں سے بنائی گئی ہیں۔ اس مسجد کا محراب سنگ موسیٰ سے نہایت خوبصورت بنایا گیا ہے جس پر خدا تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ صفاتی اسماء کندہ کئے گئے ہیں۔ چھتوں پر جانے کیلئے میناروں کی دیواروں میں گول چکر دار پختہ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں +

سرینگر میں احمدی خواتین کے لئے جمعہ کا انتظام بھی تھا۔ اور کبھی کبھی جلسے بھی ہوتے رہتے تھے۔ ان موقعوں پر وہاں کی احمدی خواتین سے وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ وہاں کی احمدی خواتین بھی بہت خوش خلق واقع ہوئی ہیں خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

آخر ۲۲ اکتوبر کو ہم قادیان کیلئے روانہ ہوئے اور ۲۴ اکتوبر کو واپس پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک +

(امۃ اللہ دینیات درجہ رابعہ)

# رمضان المبارک کا آخری عشرہ

جب ہم کائنات عالم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خدائے قدوس نے ہمارے جسم کے آرام و فائدہ کیلئے مادی سامان پیدا کئے ہیں۔ مثلاً زمین آسمان۔ سورج چاند۔ ستارے۔ دریا۔ پہاڑ۔ درخت۔ اور طرح طرح کے چرند۔ پرند اور مویشی وغیرہ۔

اسی طرح خدائے حکیم نے روح کی ترقی کیلئے بھی سامان مہیا کئے ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ ایک فانی جسم کے لئے تو اتنا کچھ ہو۔ لیکن روح کیلئے جو ابدیت کی چادر میں مستور ہے۔ کوئی سامان نہ ہو۔ اسی حکمت کے ماتحت خدا نے روح کی ترقی کے بھی مختلف سامان پیدا فرمائے ہیں۔ مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ وغیرہ۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی روح کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کو نماز و روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کے پانی سے نہ سینچا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روح مطمئن نہیں ہو سکتی جب تک اُسے بار بار بارگاہ ایزدی میں نہ جھکایا جائے۔ اور روحانیت کبھی ترقی نہیں کر سکتی جب تک مجاہدات نہ کئے جائیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ انہی روحانی مجاہدات کی ایک کڑی ہے۔ اس مہینہ میں مومن محض خدا کیلئے دن کے وقت کھانے، پینے اور دیگر خواہشات سے اجتناب اختیار کرتے ہیں۔ تا اُن کا خدا اُن سے راضی ہو جائے۔ اور انہیں اس کا وصال حاصل ہو جائے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو اپنے مدعا کو حاصل کر لیتے ہیں۔

یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ جب کوئی عزیز جُدا ہونے لگے تو جذبات و احساسات اور ہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی حال مومن بندوں کا ماہِ رمضان کے اختتام پر ہوتا ہے۔ اسی لئے بعض لوگ ان ایام میں اپنے عزیز و اقارب سے چند دن کے لئے علیحدہ ہو کر خدا کے گھر میں معتکف ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر آخری عشرۂ رمضان میں تلاش کرنی چاہیئے۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ آیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مہینہ میں ایک رات ایسی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم رہا۔ وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص لیلۃ القدر کو پائے اور شب بیداری اختیار کرے اس کے پہلے تمام گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔

ان احادیث سے لیلۃ القدر اور رمضان کے آخری عشرہ کی برکات و فیوض کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی پوری کوشش اور سعی سے خدا کی اس نعمت سے فائدہ حاصل کریں۔ یہ ایام۔ ہاں یہ ایام جو رمضان کے آخری عشرہ کے ہیں۔ بہت ہی انوار و برکات اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔

پس ان مبارک ایام میں ہمیں حضرت امیر المومنین کی صحت اور درازیٔ عمر اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خیر و عافیت اور جماعت کی ترقی کیلئے کثرت سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ نیز اس خوفناک جنگ کی تباہیوں سے محفوظ رہنے کیلئے بھی دُعا کرنی چاہیئے جو اسوقت دُنیا میں لڑی جا رہی ہے۔ (طالبۃُ الدعا امۃ اللہ)

## وصیتیں

نمبر ۵۹۴۲ منکہ سکینہ خانم بنت فضل الٰہی خان صاحب زوجہ حکیم عطا محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکنہ دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر تین سو روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیور دو جوڑی کانٹے قیمت ایک کی -/۱۷ روپے۔ دوسرے کی -/۳۰ روپے۔ کلپ دو عدد قیمت -/۲۱ روپے۔ بلاک ایک عدد قیمتی -/۱۹ روپے۔ انگوٹھی دو عدد طلائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت ۱۹/- روپے - ہار طلائی قیمت ۳۲ روپے -

نوٹ - یہ زیور مذکورہ بالا سارے کے سارے طلائی ہیں -

میری غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے - اگر بوقت وفات کوئی ایسی جائیداد ہو تو اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی اگر میری زندگی میں اس چار سو تیس روپے میں سے حصہ وصیت جو دسواں حصہ ہے - ادا ہو گیا - جسے میں یا میرا کوئی رشتہ دار ادا کرکے رسید حاصل کر لے تو فبہا - اگر ساری وصیت نہ ادا کی گئی تو جسقدر ادا کر دی گئی ہے اسقدر زر وصیت سے منہا کر لیا جاوے + الامتہ سکینہ خانم گواہ شد غلام نبی مصری پنشنر محلہ دارالفضل + گواہ شد احمد خان نسیم خادم سلسلہ احمدیہ + میں تصدیق کرتا ہوں کہ اندراجات فارم ہذا درست ہیں - حکیم عطا محمد احمدی خاوند موصیہ +

نمبر ۵۸۹۰ منکہ زینب بی بی زوجہ فضل حسین قوم جٹ وڑائچ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن سدو کی ڈاکخانہ جھیورانوالی تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میرا حق مہر ۱۳۲/- روپے ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اور اقرار کرتی ہوں کہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگی - اگر میں زندگی میں ادا نہ کر سکی - تو میرے وارث ذمہ دار ہونگے - اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی + الامتہ زینب بی بی زوجہ فضل حسین سدو کی گواہ شد فضل حسین احمدی خاوند موصیہ + گواہ شد - اکبر علی کاتب + گواہ شد - غلام محمد ولد اللہ دتہ +

نمبر ۵۹۵۷ منکہ زبیدہ اختر زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جٹ چیمہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مزنگ متصل لٹن روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

کڑے طلائی (یک جوڑی) - کنگنیاں طلائی (۴ عدد) - ہار طلائی (یک عدد) - مندری طلائی (دو عدد)

پن طلائی (دو عدد) - نکلس طلائی (یک عدد) - بندی طلائی (یک عدد) - کانٹے طلائی (یک جوڑی) -

قیمتی ایک ہزار روپیہ جو میری مملوکہ و مقبوضہ ہے - اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے - ان کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اسوقت ۵۰ روپے حصہ وصیت میں سے ادا کرتی ہوں - باقی مبلغ ۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دونگی - اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے - اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے پر میری ثابت ہو - تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی +

الامتہ - زبیدہ اختر + گواہ شد - محمد اسلم بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد - چوہدری غلام میراں احمدی پنشنر قانونگو خسر موصیہ

نمبر ۵۹۶۳ منکہ صفیہ سلطانہ بیگم زوجہ عبداللہ مصطفے قوم کشمیری پیشہ معلمہ عمر ۱/۲ ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے - زیور طلائی ۲۳ تولہ حق مہر بذمہ شوہر دو ہزار شلنگ - اس کے علاوہ میں سکول میں معلمہ ہوں اور میری ماہوار تنخواہ ڈیڑھ سو شلنگ ہے - میں اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ تازیست انشاء اللہ ادا کرتی رہونگی - اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ وصیت کے طور پر مَیں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ مَیں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ صفیہ سلطانہ بیگم۔ گواہ شد۔ عبداللہ مصطفےٰ خاوند موصیہ گواہ شد۔ سید محمود اللہ شاہ۔

نمبر ۵۹۵۸ منکہ فیروزہ بیگم زوجہ منشی احمد دین خان برق قوم یوسف زئی پٹھان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء سکنہ پونچھ سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ ہاں میرا حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ وہ مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ لہذا مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ اس حصہ کی رقم اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرا دونگی۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر بعد وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ فیروزہ بیگم نشان انگوٹھا گواہ شد۔ منشی احمد دین خان برق خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر بشیر محمود سکرٹری جماعت احمدیہ پونچھ۔

نمبر ۵۹۶۱ منکہ عائشہ بیگم زوجہ محمد عبداللہ قوم اوان عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ بھیرہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مبلغ -/۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ شوہرم اور زیورات طلائی وزنی دس ماشے (ایک جوڑی کانٹے قیمتی -/۳۵ روپے) اسکے علاوہ مجھے اپنے بھائیوں کی طرف سے مبلغ چار روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ مَیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اپنے جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ انجمن مذکور کرتی رہونگی۔ اس کے علاوہ مَیں اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مذکور حقدار ہوگی۔ اگر مَیں بمد جائیداد کوئی رقم داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ مجرا لینے کی حقدار ہونگی۔ لہذا یہ چند حروف بطور سند لکھدیتی ہوں۔ الامتہ نشان انگوٹھہ عائشہ بیگم گواہ شد۔ غلام سرور برادر موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ

نمبر ۵۹۶۲ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ عثمان غنی صاحب قوم اوان عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی سکنہ بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مبلغ -/۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ شوہرم اور زیورات طلائی وزنی ۲ تولے (ایک جوڑی کانٹے اور دو عدد انگوٹھیاں) قیمتی -/۸۰ روپے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مَیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا کوئی اور جائیداد میری وفات پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ اگر میں بعد جائیداد کوئی رقم داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ مجرا لینے کی حقدار ہونگی۔ لہٰذا چند حروف بطور سند لکھدیتی ہوں + الامۃ سلیمہ بیگم بقلم خود + گواہ شد۔ غلام سرور برادر موصیہ + گواہ شد عطاء الرحمٰن سائنس ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چکوال حال بھیرہ +

نمبر ۵۹۵۳ منکہ امۃ اللہ بیگم بنت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میری منقولہ جائیداد میں مبلغ ۷۵/- روپے میرے قبضہ میں ہیں۔ میں اس رقم کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی وصیت کی رقم اپنی زندگی میں ادا کردونگی انشاء اللہ۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کیوقت میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اسکے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسوقت مجھے ایک روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ اپنے والد سے ملتا ہے۔ میں اسکے ۱/۸ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں + الامۃ۔ امۃ اللہ بیگم + گواہ شد۔ ابو العطاء جالندھری + گواہ شد عنایت اللہ جالندھری مولوی فاضل

نمبر ۵۹۵۲ منکہ فاطمہ بی بی بیوہ خیر الدین قوم کشمیری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۵۹ سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۱ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند کو معاف کردیا تھا اور اپنا زیور مکان کی تعمیر میں خرچ کردیا تھا۔ اس مکان سے بموجب شریعت میرا حصہ مبلغ یکصد روپیہ بنتا ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ یعنی دس روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرا گذارہ عارضی طور پر ملازمت پر ہے جس کا دسواں حصہ یعنی ۲/ ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ اور اس آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں اس کے مطابق دسواں حصہ ادا کردونگی + الامۃ۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی + گواہ شد۔ عبد الرحمٰن پسر موصیہ + گواہ شد۔ نصیر احمد شاہ ایم۔ اے۔ قادیان +

نمبر ۵۹۴۳ منکہ اکی بیوہ مولوی عبد الکریم صاحب قوم جٹ عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بھامڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد بصورت زیورات نقرئی بتفصیل ذیل ہے ایک عدد ہسیرہ ایک جوڑی بندہ ایک جوڑی گوکھڑو۔ آٹھ عدد ڈنڈیاں کل قیمتی مبلغ یکصد روپیہ کے ہیں۔ اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ اس جائیداد قیمتی ایک سو ساٹھ روپیہ کا دسواں حصہ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکی تو میرے ورثاء جائیداد متروکہ میں سے حصہ وصیت ادا کردینگے + الامۃ نشان انگوٹھا اکی + گواہ شد۔ محمد ابراہیم فاضل پسر موصیہ گواہ شد۔ محمد ابراہیم جٹ بھینی بانگر +

Digitized by Khilafat Library Rabwah